


# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴۰ - جلد ۶ — لودیانہ ۳ اکتوبر ۱۸۷۸ء — قیمت فی پرچہ ۲ پائی


## غزل

من تصنیف پادری یعقوب کشن سنگھ از مقام رہتک

تخلص خادم

بندہ ہوں دل سے میں ترا ہر آن یا مسیح۔
دشمن ہے میری جان کا شیطان یا مسیح
کیونکر میں جنگ لشکرِ ابلیس سے کروں۔
یہہ سخت کام تجھکو ہے آسان یا مسیح
اُلفت میں تیری مجھکو مصیبت کا غم نہیں۔
ہے تجھ پہ میری جان بھی قربان یا مسیح
وہاں مجھکو بخشیو تو ہمیشہ کی زندگی۔
میں یہاں تو چند روز ہوں مہمان یا مسیح
خادم کو خوف غلبۂ شیطاں ہے رات دن۔
ہونے دے اُسکو تو نہ ہراسان یا مسیح۔

---

## نور افشاں

### کابل اور ہماری گورنمنٹ

کابل کے معاملات کا حال جب اخبار کیل ہندوستان میں لکھتے ہیں کہ نواب غلام حسین خان ۱۰ تاریخ کابل پہنچ گئے تھے ۱۲ تاریخ کو انکی امیر شیر علیخان سے ملاقات ہوئی اُسوقت انہوں نے گورنر جنرل ہند کا مراسلہ امیر صاحب کے حضور میں پیش کیا۔ مگر اتبک اُسکا جواب امیر کیطرف سے نہیں ملا +

تاریخ ۲۱- ممبران مشن مقام جمرود تک جا پہنچے اور میجر کیوگناگری بمعہ دونوں دیسی ممبران مشن کے آگے علی مسجد تک بڑھ گئے۔ بمقام علی مسجد ایک قلعہ ہے اور یہہ جگہہ امیر شیر علیخان کے ملک کی سرحد پر واقع ہے +

گورنر علی مسجد نے میجر کیوگناگری کو راستہ پر روک دیا اور کہا کہ اگر ممبران سفارت اس راستے سے گذرنا چاہیں تو میں انکا مقابلہ کرونگا میجر کیوگناگری نے اس موقعہ پر بڑی ہوشمندی سے کام کیا۔ وہاں پر ٹھہر گئے فیض محمد خان گورنر علی مسجد کو ملاقات میں تمام حال سمجھاتے رہے لیکن گورنر موصوف نے قطعی انکار کیا۔ اس پر میجر کیوگناگری جمرود میں واپس گئے +

یہاں تک کی کارروائی سے صاف مترشح ہے کہ امیر شیر علیخان کی توجہ اس طرف ہرگز مائل نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اتبک ویسرائے ہند کے مراسلات کا جواب نہیں بھیجا نتیجہ اسکا اب یہہ ہے کہ گورنمنٹ ہند نے افغانستان کی چڑھائی کرنے کی غرض سے افواج کی روانگی کا حکم صادر کر دیا ہے ڈیرہ غازی خان میں افواج جمع ہونگی +

ہندوستان اور ولایت کا پریس اس بات پر متفق ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا کو یہہ موقع ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہیئے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے امیر کابل کو اپنا نفع نقصان

سوچنے کا بہت موقع دیا اب تک تحمل اور بردباری سے سلوک کیا لیکن اُسنے اب تک بڑی لاپروائی اور سرد مہری دکھلائی قبل ازیں جو کچھ ہوا سو ہوا۔ اسوقت سفارت کے روکنے سے اُسنے تاج انگلشیہ کی سخت ہتک کی ہی۔ اب کسی طرح مناسب نہیں کہ اُسکو بدون سزا دئے اور سبق پڑھانے کے چھوڑ دیا جائے۔ اب انگریزی شیر کے نکلنے کا وقت آگیا ہی۔ اور اُسکو جلد معلوم ہو جائیگا کہ یہہ انگریزی شیر کیا کچھ کر سکتا ہی +

ہم گورنمنٹ آف انڈیا کو یقین دلاتے ہیں کہ تمام ہندوستان کے سمجھدار لوگ اسوقت متفق الرائے ہیں اور گورنمنٹ کی رائے کے ممد و معاون ہیں۔ ہماری وفاداری اور غیرت ملکی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ ہم اپنی باوقار گورنمنٹ کی بیحرمتی افغانستان جیسی ریاست کے ہاتھ سے دیکھ کر خاموش اور لاپروائی کے ساتھ کھڑے رہیں روس ایک سخت جنگ سے تھک کر اُٹھا ہی تسپر بھی وہ افغانستان میں چھیڑ چھاڑ کئے جانے سے باز نہیں آیا۔ افغانستان کا معاملہ ہمیشہ کے واسطے ہندوستان کو تکلیف دینے کا باعث رہیگا۔ بہتر ہی کہ یہہ معاملہ حال میں جبکہ موقعہ اچھا ہی طے کیا جاوے۔ معلوم ہوتا ہی کہ ایک نہ ایک دن ہمارا روس کے ساتھ مقابلہ ہوگا۔ ہم اور وہ قریبی ہمسائے ہوں گے کیا بہتر روس کابل تک آجائے یا ہم کابل سے آگے بڑھکر روس کو جا ملیں بہرحال دوسری شق بہتر ہی۔ ہم آگے بڑھکر روس سے ملاقات کرینگے۔ اب کام کا وقت ہی۔ باتیں اور تجویزیں بہت کچھ ہو چکیں ہماری دل سے دعا ہی کہ قیصرہ ہند اقبالہا کو فتح اور کامیابی حاصل ہو +

## کابل پر دھاوے کے سامان

ــــ ہفتہ حال کی تاربرقیوں سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ اب کابل پر سرکار انگریزی کا دھاوا ضرور ہوگا کیونکہ تمام افواج ہند کو اطلاع دی گئی ہی اور بہت سی پلٹنیں اور رسالہ اپنے اپنے مقام سے چل پڑے اور کچھ چلنے کو تیار ہیں۔ یہہ دھاوا صرف ایک طرف کو نہیں ہوگا بلکہ تین چار طرف سے ہوگا کیونکہ سرکاری افواج خیبر و کوئٹہ و کورم و تھل پر جمع ہونگی اور جہاں موقع دیکھینگی جنگ کرینگی +

ہمارے اخبار کے صیغہ منقولات میں جو مضمون بعنوان کابل و افغانستان درج ہی اُسکے ملاحظہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ ہماری سرکار نے افغانستان کے ساتھ کیا کچھ ہمدردی کی اور وہاں کے بادشاہوں کو لودیانہ میں لاکر کس عیش و آرام سے رکھے مگر یہہ افغانستان کے باشندے ایسے ناعاقبت اندیش اور خود غرض اور لالچی ہیں کہ اور کسی ملک کے لوگ ایسے نہیں ہیں دیکھو سرکار انگریزی نے امیر کابل کی کسقدر تواضع و تکریم کی اور کیا کچھ دیتی رہی مگر خرس روس کے بہکانے سے جھٹ ہماری سرکار سے لگاڑ بیٹھا +

ہمارے نزدیک سرکار نے بہت مناسب کیا جو سفارت کو توڑکر جنگی احکام جاری کر دئے کیونکہ ایک نہ ایک دن امیر کابل کے ساتھ ایسا ہونا ہی تھا اور جب روس کابل میں آجاتا تو معاملہ ذرا مشکل تھا اور ابتو امیر کابل کی ہماری سرکار کے آگے کچھ بھی حقیقت نہیں ہی +

## سلطنت عثمانیہ

ــــ اخبارات سے معلوم ہوتا ہی کہ جو جو صوبجات عیسائی رعایا کے آزاد ہو گئے ہیں وے نہایت ہی خوش ہیں کیونکہ صدہا برس سے وہاں کی رعیت یہہ آرزو رکھتی رہی کہ ہمکو آزادی ملے مگر نہ ملی سال گذشتہ میں اُن کے اوپر نہایت ہی ظلم ہوا اور اُنکی فریاد خدا نے سنی اور روس کو اُٹھایا جب وے بیچارے آزاد ہوئے اب خوشی کے شادیانے بجاتے ہیں +

صوبہ ہرزگونیا و باسینا کے مسلمان اپنے بادشاہ حال سے ناراض ہو رہے ہیں کیونکہ جن ظلموں کے کرنے کے وے عادی تھے اب کرنے نہیں پاتے اسیواسطے وے ہمیشہ بر بغاوت رہتے ہیں برابر اُن کی سرکوبی ہوتی جاتی ہی مگر باز نہیں آتے۔ کیا تعجب کہ اگر اُنکو انجیل کی بشارت پہنچے اور اُسکو دل سے سنیں اور نرم ہو جاویں کیونکہ انجیل کی بشارت نے سخت اور سنگدل ملکوں کے باشندوں کو نرم کر دیا ہی +

## کشمیر کا قحط

ــــ سنا جاتا ہی کہ اب کشمیر میں قحط نے رعیت کو تباہ کر دیا ہی رعیت ماری ماری پھرتی ہی ہزاروں کشمیری فاقہ کشی سے مر گئے ہزاروں نے گھر بار چھوڑ دیا اور پنجاب میں چلے آئے۔ امرتسر کی مینوسپل کمیٹی نے دو ہزار روپیہ منظور کیا ہی جس سے کشمیری قحط زدوں کو کھانا دیا جاتا ہی اور ایسا ہی بندوبست لاہور میں ہو رہا ہی +

ایسے وقت میں اگر پنجاب کے لوگ کچھ چندہ جمع کر کے اُنکی خبر لیویں تو خوب ہو +

## بقیہ توریت و انجیل کی پیشینگوئیوں کی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہے

سو تو بوجھ اور سمجھ کہ جس وقت سے یروشلم کی مرمت اور دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے مسیح بادشاہزادہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے۔ اُسوقت بازار پھر تعمیر کئے جاینگے اور دیوار بنائی جائیگی مگر تنگی کے دنوں میں۔ اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے لئے اور بادشاہ جو آویگا سو اُس کے لوگ شہر اور بیت المقدس کو غارت کرینگے اور اُسکا انجام بڑی تباہی کے ساتھ ہوگا۔ یہہ عمدہ پیشین گوئی نیچے کی چھہ باتوں کو بتلاتی ہے۔ پہلے مسیح کے مرنے کا وقت۔ دوسرے اُسکی الوہیت۔ تیسرے گناہوں کی معافی کے لئے اُسکا مجسم ہونا اور مرنا۔ چوتھے نجات کی نعمت کفارہ کی راہ سے۔ پانچواں مسیح کے کفارہ انجام پانیکے بعد نبوت کی نعمت کا موقوف ہونا۔ چھٹے یہودیوں کا مسیح سے برگشتہ ہونیکے سبب سخت بلاء میں گرفتار ہونا۔ پہلے پیشین گوئی میں جسوقت کا ذکر ہے اُسکی بابت محمدی ناظرین کو لحاظ کرنا چاہئے کہ یہاں تین جُدے جُدے وقت یعنے ستر ہفتے اور اُنہتر ہفتے اور باسٹھ ہفتے مذکور ہیں۔ اگر اُن وقتوں کو نبیوں کی عادت کے موافق (جو بڑے بڑے عرصوں کو مہینوں یا ہفتوں یا دنوں سے تعبیر کرکے مشہور کیا کرتے ہیں) شمار کریں تو ستر ہفتے ۴۹۰ برس اور اُنہتر ہفتے سے ۴۸۳ برس اور باسٹھ ہفتے سے ۴۳۴ برس ہوتے ہیں۔ پس یہہ جملہ کہ (تو بوجھ اور سمجھ کہ جس وقت سے یروشلم کی مرمت اور دوبارہ تعمیر کا حکم نکلے مسیح بادشاہزادہ تک سات ہفتے ہیں اور باسٹھ ہفتے) بتلاتا ہے کہ شہر یروشلم پھر تعمیر کرنیکے لئے شاہ ایران کا فرمان مسیح کے صلیب دئے جانے سے ۴۸۳ برس پہلے شہرت پاویگا۔ یہہ فرمان ارتکسرکسیس شاہ کے فرمان کے سوا جو قریب اُسوقت کے مشتہر ہوا کوئی دوسرا نہیں ہو سکتا۔ اُس سے نحمیاہ نام ایک یہودی نے حاکم بنکر یہودیہ کو واپس جانے اور شہر یروشلم کو پھر تعمیر کرنے کی خاطر کامل قدرت پائی۔ اور یہہ جملہ کہ (بازار پھر تعمیر کئے جاینگے اور دیوار بنائی جائیگی مگر تنگی کے دنوں میں) بتلاتا ہے کہ اُنہتر ہفتے کس سبب سے سات ہفتوں اور باسٹھ ہفتوں میں منقسم کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اُسکی وجہ یہی تھی کہ تعمیر کے کام شروع ہونے سے لیکر سات ہفتے یعنے ۴۹ برس مقرر ہوئے جسمیں یروشلم کے باشندوں کے لئے تنگی کے دن ہوویں۔ اگر اُن ۴۹ برس کو ۴۸۳ برس سے منہا کریں تو مسیح کے صلیب پانے سے پہلے ۴۳۴ برس باقی رہتے ہیں۔ اور یہہ جملہ کہ (باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے لئے) بتلاتا کہ اوپر کے ذکر کئے گئے ۴۹ برس سے لیکر مسیح کی قربانی اور کفارہ تک ۴۳۴ برس ہونگے۔ پس یہہ پیشین گوئی جسوقت کہ مسیح دنیا میں ظاہر ہوا اُسوقت یہودیوں کی حالت انتظاری کی وجہ کو صاف صاف ظاہر کرتی ہے۔ چنانچہ انکی اِس حالت کے ثبوت میں یوحنا کے پہلے باب کی آیت ۱۹ میں لکھا ہے کہ (اور یوحنا کی گواہی یہہ ہے کہ جبکہ یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا تاکہ اُس سے پوچھیں کہ تو کون ہے۔ اور اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں) اور یوحنا کے باب ۴ کی آیت ۲۵ میں لکھا ہے کہ (عورت نے اُسے کہا میں جانتی ہوں کہ مسیح جو کرسطوس کہلاتا ہے آتا ہے جب وہ آویگا تو ہمیں سب باتوں کی خبر دیگا)۔ اور باب ۱۰ کی آیت ۲۴ میں بھی لکھا ہے کہ (یہودیوں نے اُسکو گھیرا اور اُسے کہا تو کبتک ہمارے دل کو شک میں رکھیگا اگر تو مسیح ہے تو ہمیں صاف کہہ دے) اِن ساری آیتوں سے صاف ظاہر ہوگا کہ دانیال نبی کی اِس پیشین گوئی کے سبب یہودی لوگ اُسوقت اپنے مسیح کی بڑی انتظاری کر رہے تھے جب یسوع ابن مریم زمین پر ظاہر ہوا۔ دوسرے یہہ خطاب (مسیح بادشاہزادہ) جسکے معنے وہ شہزادہ جسکو مسیح کیا گیا یعنے جو روح القدس کے روغن سے معطر ہوا اور یہہ خطاب بھی یعنے (قدوس القدوسین) جو خدا تعالیٰ کے بڑے خطابوں میں سے ایک ہے سو مسیح کی الوہیت کو ظاہر و مشتہر کرتا ہے۔ تیسرے یہہ جملہ کہ (مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے لئے) خدا کے بیٹے کے مجسم ہونے کی بابت صاف گواہی دیتا ہے کیونکہ اگر صرف اُسکی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ اُسکا قتل ہونا ممکن نہ تھا۔ پس ایسے الفاظ صاف صاف بتلاتے کہ خدا کا بیٹا نجات کے کام کے لئے مجسم ہو کر اُسکی پاک انسانیت مقررہ وقت پر دنیا کے گناہوں کے لئے مقتول ہوگی۔ چوتھے یہہ جملہ کہ (شرارت نابود کرنیکو اور خطاؤں پر ختم کرنیکو اور گناہ کا کفارہ کرنیکو اور ابدی راستی پہنچانیکو فلانا وقت مقرر ہوا) مسیح کے کفارہ کے نتیجہ کی بابت یہہ گواہی دیتا ہے کہ اُسکی معرفت انسان کی نجات فی الحقیقت انجام کو پہنچی ہے۔ اُس سے مراد یہی ہے کہ خدا کے بیٹے نے اپنے تئیں دنیا کے گناہ کی خاطر قربان کرکے شریعت الٰہی کو اسقدر عزت بخشی ہے کہ اگر وہ شریعت دنیا کے سارے لوگوں کو ہلاک کرتی تو بھی نہیں حاصل ہوتی + باقی آئندہ

# منقولات

## انگلستان و کابل

ٹائمیس نام اخبار لنڈن میں جو ہفتہ حال ملک ہندوستان میں پہونچا ہے ایک انتخاب کاغذات پارلیمنٹ کا دربارہ تعلقات سرکار برطانیہ ہمراہ افغانستان درج ہے اور نقل اُسکی پاینیر ۲۰ ماہ حال میں مطبوع ہوئی ہے ہم خلاصہ اُسکا بہ ہدیہ ناظرین درج اخبار کرتے ہیں +

وہو ہذا

۱۸۰۰ء میں زمان شاہ نام پوتا احمد شاہ دُرانی کا شاہ کابل تھا بسبب چند باتوں کے جو صاف طور سے معلوم نہیں ہوئی شاہ موصوف کا ایک طاقتور قوم بارک زئی پر جسکا سرگروہ فتح خان تھا عتاب سخت ہوا اِن چھوٹے گزارہ خواروں نے بسازش محمود شاہ برادر خورد شاہ موصوف کے شاہ ممدوح کو تخت کابل سے اوتار کر ایسا تنگ کیا کہ وہ مجبوراً ہندوستان میں آیا اور سرکار انگریزی سے اُس کی پنشن مقرر ہو گئی۔ اُس نے بمقام لودیانہ وفات پائی +

محمود شاہ نے تھوڑے ہی دن تخت کابل پر حکمرانی کی کیونکہ اُس کے برادر خورد شجاع الملک نے ۱۸۰۳ء میں اُسکو حکومت کابل سے خارج کیا اور تھوڑے عرصہ تک خود حکومت کابل پر حکمران رہا +

سب سے اول ۱۸۰۸ء میں جناب ماونٹ سٹوارٹ الفنسٹن صاحب بہادر از جانب سرکار انگریزی سفارت پر ریاست کابل کو بھیجے گئے تھے اور یہہ سفارت بسبب اندیشہ حملوں نپولین بوناپارٹ کے کابل کو بھیجی جانی تجویز ہوئی تھی اور غرض یہی تھی کہ ایک عہد نامہ جنگ اتفاقی و محافظت و مخالفت کا ہمراہ حاکم کابل کے تحریر کیا جاوے جس سے ہنگام حملہ ایران جو بسازش فرانس کے افغانستان پر ہو سرکار انگریزی و افغانستان باہمی اتفاق سے کارروائی کریں +

کابل میں سفیر صاحب موصوف کی بہت خاطرداری ہوئی اور ایک عہد نامہ بھی سرکار برطانیہ اور افغانستان کے تحریر ہوا جسکو عالیجناب لارڈ منٹو صاحب گورنر جنرل ہند نے ۱۷ جون ۱۸۰۹ء کو تصدیق فرمایا۔ اِس عہد نامہ میں جو شرائط تحریر ہوئیں خلاصہ اُنکا یہہ ہے کہ افغانستان حتی المقدور اپنے ایران یا فرانس کے حملوں کو روکے گی اور سرکار انگریزی ایسے جنگ میں افغانستان کی دل سے مدد دیگی +

مابین سرکار انگریزی اور افغانستان کے دوستی و یکجہتی دوام کے لئے قایم رہے گی +

ابھی سفیر صاحب موصوف کابل سے واپس آئے تھے کہ افغانستان میں ایک نیا حادثہ درپیش آیا۔ اور وہ یہہ ہے کہ چونکہ محمود شاہ نے برخلاف شاہ شجاع الملک کے پھر تخت نشینی کابل کا ارادہ ترک نہیں کیا تھا +

فتح خان اور اُس کے ہمراہیوں نے علم بغاوت برخلاف شاہ شجاع الملک کے بلند کیا +

اور شاہ شجاع الملک کو تخت کابل سے مثل زمان شاہ کے اوتار دیا اور وہ بھی بعد خرابی و مصائب کثیر کے ۱۸۱۶ء میں بمقام لودیانہ پہونچا +

گو محمود شاہ کو بسبب فتح خان کے یہہ کامیابی حاصل ہوئی مگر بجائے عزت و توقیر کے محمود شاہ نے اُسکا تنزل کیا گو اُسکا حوصلہ تخت کا تھا یا نہ تھا مگر شاہ موصوف کو اُس پر شک ہو گیا اور اُسکو قید میں اندھا کر کے قتل کیا گیا +

کہا گیا ہے کہ فتح خان موصوف کے بعد اُسکے ۲۰ بھائی تھے اور ان سب میں امیر دوست محمد خان چیدہ اور منتخب تھا + ان سرداروں کے پاس سوائے ہرات کے کل کابل کی حکومت تھی اور دوست محمد خان گورنر غزنی تھا +

اور بمقام غزنی سے اُسنے اپنے ملک کو وسعت دی اور مالک ملک کابل ہو گیا +

ہرات میں شاہ کامران بیٹا محمود شاہ موصوف کا حکمران رہا اور اخیر خاندان سدوزئی سے صرف اسی شخص کے پاس ریاست ہرات کی رہی +

۱۸۳۳ء میں شاہ شجاع الملک نے مہاراجہ رنجیت سنگھ سے سازش کی اور اسی سال میں فوج خالصہ نے قندھار پر یورش کی مگر فوج افغانوں نے اِس فوج کو ہزیمت اور شکست فاش دی +

دو برس بعد اُسکے مہاراجہ رنجیت سنگھ نے بعوض اُس شکست کے بمقام جمرود متصل پشاور کے امیر دوست محمد خان کو شکست دی +

جسوقت کہ نپولین فوج کثیر سے دار الخلافت روس پر حملہ آور ہوا اُسوقت سے تمام اندیشے حملوں نپولین کے ملک افغانستان پر جاتے رہے اور اُسوقت تک کہ ایک عہد نامہ مابین روس و ایران کے ۱۸۲۸ء میں بمقام ترکومان چی منعقد نہ ہو کسی طرح کا اندیشہ حدود افغانستان پر باقی نہ تھا +

۱۸۳۷ء میں محمد شاہ شاہ ایران نے افغانستان پر پھر فوج کشی کی اور ہرات پر حملہ کیا اِس حملہ میں افسران روس بمدد فوج کثیر ایران کے موجود تھے۔ گو اِس حملہ کا نتیجہ اور طرح پر ہوتا مگر عین وقت پر جبکہ فوج ایران واسطے حملہ ہرات کے کوچ کر رہی تھی ایلڈرڈ پاٹنجر صاحب دیوار قلعہ ہرات کے اندر پہونچ گئے تھے جس پر فوج ایران نے ناکامیابی سے حملہ کیا +





اسی سال میں سر الگزنڈر برنس صاحب بہادر از جانب عالیجناب لارڈ اکلنڈ ایک خاص سفارت بر خدمت امیر دوست محمد خان روانہ کئے گئے گو ظاہری اِس سفارت کا کام انتظام تجارت تھا مگر صحیح مطلب اُس سفارت سے ایک پولیٹکل بات تھی +

اُن دنوں میں دوست محمد خان تھوڑے سے حصہ ملک درانیوں کا حاکم تھا مگر اُس کے دل میں اِس بات کا بڑا خار تھا کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اُنکا ملک دبا لیا تھا اور وہ دربارہ واپس لینے اُس ملک کے سرکار انگریزی کی امداد کا خواہاں تھا اور ممکن تھا کہ وادی پشاور اور ملک اندروئے دریائے اٹک لیکر وہ راضی ہو جاتا مگر مابین گورنمنٹ لاہور اور سرکار انگریزی کے دوستی تھی اِسلئے سفیر انگریزی نے اس درخواست کا کچھ جواب نہیں دیا۔ حالانکہ فوج ایران اُس کے ملک کے دروازہ پر تھی مگر تاہم بہ نسبت سرکار انگریزی کے اُسکا میلان خاطر جانب روسیوں کے پایا گیا +

اِس لئے جنگ افغانستان کی بنیاد قایم ہوئی اور اسی ارادہ سے مابین تین شاہوں یعنے مہاراجہ رنجیت سنگھ و سرکار انگریزی و شاہ شجاع الملک کے عہدنامہ ہوا اور جون ۱۸۳۸ء میں اسپر دستخط ہوئے اور ۸ ماہ مئی ۱۸۳۹ء کو بمقام قندھار شاہ شجاع الملک کو تاج شاہی پہنایا گیا امیر دوست محمد خان نے اپنے آپکو حوالہ فوج سرکار دولتمدار کیا اور وہ معہ اپنے بیٹے امیر شیر علیخان کے مثل قیدیان سلطانی کے ہندوستان میں پہونچے۔ جبکہ فوج سرکار کابل میں تھی ایک سفیر سرکاری شاہ کامران کے پاس ہرات کو بھیجا گیا اور ۱۳ اگست ۱۸۳۹ء کو مابین ٹاڈ صاحب بہادر سفیر دولت برطانیہ اور شاہ کامران والی ہرات کے ایک عہدنامہ دوستی کا تحریر ہوا مگر یار محمد وزیر شاہ کامران

اِس اتحاد اور رہائش رزیڈنٹ انگریزی سے ناخوش ہوا اور اُس نے والی ایران سے دربارہ حوالہ کرنے قلعہ ہرات کے سازش کی جب کنج سرکار کابل سے واپس آئی رزیڈنٹ انگریزی ہرات سے چلا آیا شاہ کامران کو یار محمد نے تخت سے اوتار دیا اور خود حاکم ہرات ہو گیا اور ایک اعلان اِس مضمون کا جاری کیا کہ وہ حاکم ہرات ماتحت ایران کے ہے +

یار محمد ۱۸۵۱ء تک حکمران ہرات رہا اور اُسی سال میں اُس نے انتقال کیا اور بعد وفات اُسکے سید محمد اُسکا بیٹا جانشین اپنے باپ کا ہوا اور ۱۸۵۵ء میں فیروز شاہ ایک چھوٹے بھائی محمود شاہ کے پوتے نے جسکا نام محمد یوسف تھا سید محمد کو تخت ہرات سے اوتارا اور پھر ملک ہرات قبضہ سدوزئی میں آیا +

اسی عرصہ میں مابین ایران و انگلنڈ جنگ ہوا مگر عہدنامہ پیرس سے ایرانیوں کو ملک ہرات خالی کرنا پڑا جسپر وہ لوگ بلباز محمد یوسف کے قابض ہو گئے تھے اُسوقت سلطان جان نام داماد و برادرزادہ امیر دوست محمد خان حاکم ہرات مقرر ہوا اور اُسنے تھوڑے عرصہ بعد پرگنہ فرح پر اپنا قبضہ کر لیا + اور باعث عتاب امیر دوست محمد خان ہوا اور سوائے اسکے وہ ایران اور روس سے بھی سازش رکھتا تھا ۱۸۶۳ء میں دس مہینے تک امیر دوست محمد خان نے ہرات کا محاصرہ رکھا اور قبل اِس کے کہ قلعہ ہرات امیر دوست محمد خان کے حوالہ کیا جاوے سلطان جان نے وفات پائی اور بعدہ ہرات بقبضہ افغانستان آگئی +

بسبب اِس کے کہ سرکار نے ملک پنجاب ضبط کیا ۳۰ مارچ ۱۸۵۵ء کو سر جان لارنس صاحب بہادر و سر ہربرٹ ایڈورڈس صاحب بہادر نے امیر دوست محمد خان کے ساتھ ایک عہدنامہ تحریر کیا امیر موصوف نے اپنا بیٹا غلام حیدر خان پشاور میں بھیجا اور ۲۶ جنوری ۱۸۵۷ء کو اُس عہدنامہ کی تصدیق ہوئی +

یہہ عہدنامہ سب عہدناموں سے ایک اہم اور ضروری عہدنامہ ہے +

اسی عہدنامہ کے روسے ایک رقم کثیر و اسلح بطور وظیفہ امیر صاحب کو واسطے جنگ ہمراہ ایران کے دینا قرار پایا اور شرط چہارم عہدنامہ مذکور کے روسے یہہ بات قرار پائی کہ اثنائے جنگ مابین ایران و افغانستان کے افسران سرکار انگریزی کابل و قندہار و بلخ میں جہاں کہیں فوج افغانستان ہوگی جاسکیں گے اور شرط ہفتم کے روسے ایک ہندوستانی وکیل کابل میں رہنا قرار پایا +

جب تک کہ امیر دوست محمد خان زندہ رہے مابین انگلنڈ اور امیر موصوف کے عمدہ طریق سے اِس عہدنامہ پر عملدرآمد ہوتا رہا +

# مراسلات

## جواب

نور افشاں مطبوعہ ۱۹ ستمبر صفحہ ۲۹۰ پر ایک مضمون دین عیسائی کے علوم کی بابت کسی انگریزی اخبار سے مندرج ہے اور صاحب نور افشاں فرماتے ہیں کہ اسکی تردید یا تسلیم میں کچھ لکھا جاوے +

سو جواب میرا یہہ ہے کہ اِس خاص معاملہ میں عیسائی علماء کی کچھ غلطی نہیں ہے مگر اُس مضمون کے لکھنے والے کی غلطی ہے یا وہ مضمون عیسائیوں کے ایمان کے امتحان کے لئے کسی نے لکھا ہے ہم جانتے ہیں کہ علم الٰہی مندرجہ بائبل علم دنیاوی کی مانند ہرگز نہیں

ہے اور جو کوئی اُسے علم دنیاوی کی مانند خیال کرتا ہے وہ الہام کی ماہیت سے ناواقف ہے۔ علوم دنیاوی انسانی عقل سے نکلتے ہیں اور اُس میں غلطی کا بھی امکان رہتا ہے بلکہ غلطیاں ظاہر بھی ہو جاتی ہیں اسی سبب سے سکون ارض کا خیال اب اُٹھ گیا اور گردش ارض کا خیال ظاہر ہوا ہے اور ممکن ہے کہ کوئی اور خیال کسی وقت میں ظاہر ہو +

الہامی خیالات خدا سے ہیں جسکا علم کامل ہے نصوص الہامیہ سے جو کچھ ثابت ہو چکا ابد تک اُسکا خلاف نہ نکلے گا اور جو نکلے تو الہام الہام نہیں ہو سکتا الہام کو عقل پر ایک یہہ بھی فضیلت ہے کہ الہام کامل سچائی ہے اور اسی سبب سے ہمنے آپکو الہام کے سپرد کیا ہے اگر وہ بھی ایسی ہی کچی بات ہو جیسے بعض عقلا کے خیالات کہ کبھی کچھ بولتے ہیں اور کبھی کچھ تو ہماری سب کی دینداری کچی بنیاد پر ہے +

صاحب مضمون نے تین آئتیں عہد جدید سے پیش کرکے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ علوم دینیہ میں عیسائی لوگ ایسی ترقی کرینگے کہ مثل دنیاوی علوم کے دینی علوم میں بھی اولٹ پلٹ ہو سکتی ہے پر یہہ نتیجہ غلط ہے اور آن آئتوں کا یہہ مطلب نہیں ہے بلکہ معرفت الٰہی میں پختگی اور روحانیت و تعداد مردم میں ترقی اور بات ہے جو ممدوح ہے اور نئے خیالات کا اظہار اور بات ہے جو بدعت ہے پہلی آیت کا یہہ مطلب ہے کہ جب کال آویگا یعنے دوسرے جہان میں یا جب مسیح دوسری بار ظاہر ہوگا تو ایماندار لوگ جو خدا کی صورت پر بنگئے ہونگے وہ لوگ خدا کو ہو بہو دیکھیں گے پر جب تک یہہ جہان قایم ہے خدا کو کتب الہامیہ کے آئینہ میں دھندلا سا دیکھتے ہیں (دوسری آیت) کا مطلب یہہ ہے کہ جب پنتکوست کے دن روح آویگی تو مسیح کی ساری باتیں شاگردوں کو سمجھائے گی اور آخر تک کلیسیا میں تسلی کا باعث رہیگی نہ یہہ کہ ہر ہر زمانہ میں نئے نئے خیالات دین کے بارہ میں روح القدس ظاہر کرکے کلیسیا کی بربادی کا باعث اور بدعتوں کا پردہ ہوگی (تیسری آیت کا) مطلب یہہ ہے کہ فضل میں بڑھو یعنے روحانیت میں ترقی ہووے نہ یہہ کہ نئے خیالات میں ترقی کرو +

پھر صاحب مضمون نے کیٹکزم پر طنز کیا ہے جو ہر کلیسیا میں لڑکوں کے لئے موجود ہیں اگر وہ کہتے کہ یہہ کیٹکزم نہووے دوسرا ہووے تو یہہ ایک بات بھی تھی مگر یہہ کہ کیٹکزم کچھ چیز نہیں ہے اسکی پابندی نہ چاہئے یہہ کچھ بات نہیں ضرور کیٹکزم بچوں کے لئے مفید ہے +

پھر چرچ انگلنڈ کے (۲۹) عقاید پر طنز ہے شاید صاحب مضمون نے اُنکو کبھی نہیں پڑھا وہ ۲۹ نہیں ہیں بلکہ ۳۹ ہیں اور خدا کے کلام سے نکلے ہوئے ہیں اور اُن کی تفسیریں جدی موجود ہیں جہاں ہر عقیدہ کے نیچے بیبل کی وہ آیات لکھی ہوئی ہیں جن سے وہ عقیدہ ثابت ہے

صاحب مضمون کہتے ہیں کہ یہہ پچھلے لوگوں کے نکالے ہوئے ہیں یہہ تو سچ ہے مگر پچھلے لوگوں کی نکالی ہوئی بات جو کلام میں صاف مذکور ہے وہی قدیمی بات ہے جو کلام میں ہے۔ خدا کی ساری مرضی بیبل میں مذکور ہے پر بیبل بہت بڑی کتاب ہے اسلئے ضرور ہے کہ اُسکا خلاصہ آدمیوں کے ہاتھ میں ہووے سہولیت کے لئے اور بدعتوں سے بچنے کے لئے اور اسی سبب سے ہر عیسائی فرقہ کے پاس اُن کا پچھلا نکالا ہوا کچھ نہ کچھ خلاصہ موجود ہے اور اسی سے وہ اپنے مخصوص مسایل میں ایک دوسرے سے ممتاز ہیں بڑی بڑی اصولی باتوں میں سب ایک ہیں پر خاص اجتہادی امور میں کچھ فرق ہے سو ہووے اس سے کچھ نقصان نہیں ہے راستی کے طالب کو چاہئے کہ ان سب کے خلاصوں کو بیبل سے مقابلہ کرکے جو چاہے اور جس کے اجتہاد دلپسند آویں قبول کرے پر یہہ کچھ بات نہیں ہے کہ چرچ انگلینڈ کے لوگ ۳۹ عقاید کے کیوں مطیع ہیں ہم اُنہیں کلام کے موافق پاتے ہیں اسلئے مطیع ہیں +

وہ کہتے ہیں کہ علماء عیسائی ان عقاید کے کسی مسئلہ کے منکر کو بیدین جانتے ہیں اور سزا دیتے ہیں میں جانتا ہوں کہ یہہ بات ہرگز نہیں ہے بیدین نہیں جانتے پر یہہ جانتے ہیں کہ ہماری جماعت کا آدمی نہیں ہے خدا کی بہت سی فوجیں ہیں کسی اور فوج کا سپاہی ہوگا پر جب وہ کسی کلیسیا کے ساتھ نہیں چلتا اور بدعت کی باتیں کرتا ہے تب اپنی جماعت میں سے خارج کرتے ہیں اور یہہ انتظام کی بات ہے +

صاحب مضمون کہتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی کوئی مسئلہ ان عقاید کا خلاف تمیز یا خلاف علم یا خلاف بہبودی خلایق سمجھکر نہ مانے تو علما کے نزدیک وہ بے دین ہے یہہ مبہم مضمون دھوکھے کی بات ہے بتلانا چاہئے تھا کہ وہ کونسا مسئلہ ہے جو ایسا ہے جب تک صاف نہ بتلایا جائے تو یہہ بات ایسی ہے جیسے یہودیوں نے مسیح کے حق میں کہا کہ اگر یہہ بدکار نہ ہوتا تو ہم اُسے تیرے حوالے نہ کرتے تو بھی مجمل اعتراض کا یہہ مجمل جواب ہے کہ ہم جو مطیع الہام الٰہی ہیں نہ کسیکی عقل کے غلام ہیں اور نہ کسی علم کے غلام ہیں پر الہام کے غلام ہیں اور دو جہان کی بہبودی خلایق اطاعت الہامی سمجھتے ہیں اور ضرور ایسے منکر کو بے دین جاننا اسلئے مناسب ہے کہ اُسنے یقیناً دین کو چھوڑ دیا ہے وہ الہام کے پیچھے جانا نہیں چاہتا کسی دنیاوی علم یا اپنی تجویز کے پیچھے چلنا چاہتا ہے ایسے کو نہ صرف چرچ مشن کے لوگ بیدین سمجھیں گے مگر تمام جہان کے عیسائی اُسے بے دین جانیں گے یعنے دین جو الہام ہے اُسکے پاس نہیں ہے صاحب مضمون

کو (اعمال ۲۰ - ۲۷ و ۳۰) پر بھی فکر چاہئے لکھا ہی کہ الٹی باتیں بولنے والے آوینگے اور یہہ کہ خدا کی ساری مرضی ظاہر ہو چکی ہی + فقط

راقم ایک دیسی عیسائی

## اخبارات ملکی و ولایتی

**سورت** کے اڈیٹروں کا مقدمہ خارج ہو گیا +

**مسٹر** جے جی کارڈری ملتان کی کمشنری پر چلے گئے ہیں +

**کرنیل** گریہم کمشنر ملتان نے عارضہ بخار سے انتقال کیا۔ کرنیل گریہم بہت پرانا اور کارگذار عہدہ دار تھا +

**کرنیل** ہٹ انسپکٹر جنرل پولیس مارچ ۱۸۷۹ء میں دو برس کی فرلو لینگے اور کرنیل ہمفیلڈ انکی جگہہ کام کرینگے +

**ملتان** میں بخار کا غلبہ ہی رجمنٹ ۱۰ کے ۷۰ آدمی بیمار ہیں +

**امرت سر** اور دلہوزی کے درمیان تار کی لائن تیار ہو گئی ہی اور یہہ لائن دھرم سالہ تک جائیگی +

**مسٹر** کری کمشنر آگرہ کے انتقال کے باعث مسٹر اے جے لارنس مجسٹریٹ آگرہ جو پہاڑ میں رخصت پر تھے واپس بلائے گئے ہیں +

**لارڈ** بشپ کلکتہ قحط کشمیر کی امداد کے واسطے شملہ پر روپیہ جمع کر رہے ہیں +

**فیروز پور** میں تین حصہ سے زیادہ لوگ تپ سے بیمار ہیں صدر بازار قریباً بند ہی۔ کل بازار میں شاید دو چار دوکانیں کھلی ہونگی فوج میں بیماری ہی رجمنٹ ۳ نمبر ۶ نیٹیو انفنٹری کے آدمی بیمار ہیں +

## اخبارات تار برقی

**لنڈن** - ۲۳ ستمبر۔ اعلے درجہ کے لوگوں کو یہہ اندیشہ ہو رہا ہی کہ ایسا نہ ہو کہ ویسرائے ہند گفتگو و مشورہ سیاسیہ کی طرف رجوع کر جائیں۔ لوگ اس بات کو سمجھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں کہ یہہ موقع مقتضی اس امر کا ہی کہ فوراً جنگی کارروائی شروع کر دیجائے کیونکہ اگر روس سے اہانت انگلستان کا جو امیر کابل نے تمام ہندوستان کے سامنے کی ہی فوراً انتقام نہ لیا جائیگا تو بہت تباہ کرنے والے نتایج پیدا ہونگے۔ یہہ امر اس قابل تصور نہیں کیا جاتا کہ روس سے گفتگو کیجاوے بلکہ اس قابل ہی کہ گورنمنٹ ہند اپنی ذمہ واری پر کارروائی کرے +

**رنگون** - ۲۳ ستمبر۔ ۱۵ ماہ حال تک شاہ برہما زندہ تھے۔ بیمار تو وہ بہت رہے ہیں شاید اچھے ہو جائیں۔ تمام انتظامات کر لئے گئے ہیں کہ بصورت انتقال شاہ موصوف کسی قسم کا فتنہ نہ برپا ہونے پاوے۔ تمام شاہزادگان خاندان شاہی بجز تین اشخاص کے محل شاہی کے اندر محفوظ ہیں۔ دو شہزادے رزیڈنٹ انگریزی کے پاس ہیں اور ایک باہر نکل بھاگا ہی۔ محل شاہی سپاہ سے گھرا ہی اور دروازے بند ہیں اور سب طرف سے امن و امان ہی کسی عام تار برقی کی آمد و رفت نہیں ہو رہی ہی +

**بمبئی** - ۲۳ ستمبر۔ اڈیٹران سورت کے مقدمہ کی تحقیقات ختم ہو گئی ہی تمام قیدیان عزت کے ساتھہ بری کر دئے گئے +

**بمبئی** - ۲۳ ستمبر۔ اڈیٹران سورت بری کئے گئے اور عدالت نے گواہان بعدہ کی گواہی کو باور نہیں کیا فیصلہ عدالت پر لوگوں نے نہایت اطمینان ظاہر کیا ہی اور سورت میں بڑی خوشیاں منائی جاتی ہیں +

**لنڈن** - ۲۳ ستمبر۔ سفارت انگریزی کو امیر کابل کے قبول نہ کرنیکو اخبار ٹائمس معاملہ تصور کرتا ہی کہ اس سے نہایت سنگین نتایج پیدا ہونگے اور یہہ مسئلہ اب مسئلہ تباہی ہوتا جاتا ہی +

**قسطنطنیہ** - ۲۲ ستمبر۔ ہفتہ گذشتہ میں جو سفیر امیر کابل قسطنطنیہ میں پہنچا ہی وہ گورنمنٹ عثمانیہ کو یہہ ترغیب دے رہا ہی کہ روس کے ساتھہ ملنا چاہئے درمیان روس و ترکی کے اس باب میں گفتگو ہو رہی ہی کہ ایک ٹھیک ٹھیک معاہدہ صلح منعقد ہو جس سے تاوان جنگ کی تصدیق کیجائے اور تعلقات تجارتی مابین ہر دو ممالک کے واسطے قواعد مرتب ہوں +

**شملہ** - ۲۳ ستمبر۔ ایک فوج زیر حکم جنرل رابرٹس صاحب فوراً آدادی کا گرم کو روانہ ہونیوالی ہی۔ ڈیرہ غازیخان میں ایک فوج کے جمع ہونے کے احکام جاری ہوئے جو قطع اور قندھار کو جائیگی۔ یہاں جنگ کی نسبت خیال کیا جاتا ہی کہ اٹک رہے +

**لنڈن** - ۲۴ ستمبر۔ اخبارات لنڈن کی عموماً یہہ رائے ہی کہ امیر کابل کی کارروائی اس قابل ہی کہ فوراً اسکی سزا دیجائے بغیر اسکے کہ اسکو اس جھگڑے میں گھسیٹا جائے اخبار ٹائمس جلدی کے کاموں کو ناپسند کرتا ہی اور لکھتا ہی کہ لازم ہی کہ اول امیر کابل سے جواب طلب ہو اور معافی مانگنے کو کہا جائے۔ اُمید ہی کہ اس بارہ میں بحث کرنے کے واسطے عنقریب وزرا کی کونسل ہونیوالی ہی +

معاملات ملکی میں مضطرب الحالی کے سبب کل نرخ بازار میں کمی تھی +

اس امر کا تصفیہ ہوگیا ہے کہ فوج کشی جواکی کی بابت کیا تمغہ عطا کیا جائیگا +

مقام سان اسطفانوس کو روسیوں نے خالی کر دیا اور ترکوں نے اُسپر قبضہ کر لیا +

اس الزام کا کہ روس امیر کابل کے ساتھہ سازش کرنیکا مجرم ہے سینٹ پیٹرزبرگ میں سرکاری طور پر انکار کیا گیا ہے +

**بمبئی** - ۲۵ - ستمبر - منڈالی سے جو ۲۲ اگست ۱۸۷۸ء کا پیغام تار برقی رنگون میں آیا ہے اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب طرح خیریت ہے اور شہزادہ تھیباو لیعہد قرار پایا ہے اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شاہ برہما نے ابھی تک انتقال نہیں کیا +

**شملہ** - ۲۴ - ستمبر ۱۸۷۸ء - فوج کشی افغانستان میں مندرجہ ذیل افواج شامل ہونگی جو فوج کوہاٹ کی طرف سے جائیگی اس میں رجمنٹ پیادگان نمبر ۱۴ و گورکھان نمبر ۴ و نمبر ۵ و سیاہ گارڈز کی رجمنٹ پیادگان پنجاب نمبر ۲۵ و پیادگان دیسی نمبر ۲۹ و پایونیران نمبر ۳۲ و شاہی توپخانہ اسپان نمبر الف اے و رجمنٹ سفر مینا نمبر ۵ و کوہی توپخانہ کی باڑی اس کے افسر اعلے جنرل وار برٹن صاحب اور کوارٹر ماسٹر جنرل میجر کالب صاحب اور اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل میجر گابرتھ صاحب ہونگے +

فوج عازم قطع مین شاہی توپخانہ برگیڈ نمبر ۲ اے ای و رسالہ سواران پنجاب نمبر ۱۲ و سواران نمبر ۱ و پیادگان نمبر ۷ و پیادگان دیسی نمبر ۱۹ و بلوچیان نمبر ۵ و بندوقبرادران جیکب آباد و پیادگان دیسی نمبر ۲۶ +

جنرل نٹیف صاحب اول برگیڈ کے کمانڈر ہونگے جسمیں شاہی توپخانہ نمبر ۱۱ و سواران بنگال نمبر ۹ و رائفل بردار نمبر ۲ و سکھان نمبر ۱۵ و نمبر ۲ و گورکھان نمبر ۳ و برگیڈ دوم اے بی شاہی توپخانہ اسپان و سواران بنگال نمبر ۱۹ و پیادگان نمبر ۲۹ و شاہی توپخانہ نمبر ۳ سے و بابڑ یہا نمبر ۵ و نمبر ۹ متعلق برگیڈ نمبر ۱ جنرل ڈانلڈ صاحب ڈویزن کے کمان افسر ہوں گے اور کرنل ہلس صاحب اسسٹنٹ ایجوٹنٹ جنرل ہوں گے +

**لنڈن** ۲۵ ستمبر ۱۸۷۸ء - امیر کابل کے انکار قبول مشن کی نسبت وزرا کی کوئی کونسل نہ ہوگی بلکہ گورنمنٹ ہند کو خود مختار رکھا جائے گا کہ اسبارہ میں جو کچھہ اسکی اپنی رائے میں آئے کرے - جو رائے پھیل رہی ہے وہ اس امر کی تائید میں ہے کہ خیبر اور قندھار پر قبضہ کر لیا جائے +

سب سے پچھلی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جزیرہ مالٹا میں بخار کم ہوتا جاتا ہے +

**وائنا** - ۲۴ ستمبر ۱۸۷۸ء - بوسینہ والوں کا زور بمقام نزلہ وجبلہ ٹوٹ گیا اور وہاں کے باغیان نے بغیر عہد و شرائط کے متابعت اختیار کر لی ہے +

**شملہ** ۲۵ ستمبر ۱۸۷۸ء - سر نیول چیمبرلین صاحب فوج عازم افغانستان کے کمانڈر انچیف مقرر ہوئے

---

# اشتہار

## از چرچ مشن ملتان

ناظرین کو معلوم ہو کہ اس مشن میں دو لایق و فایق معلمہ درکار ہیں ایک مدرسہ کے لئے اور دوسری زنانوں کیواسطے درخواست معہ سند کارگذاری کے برگز صاحب کے پاس بھیجی جاوے +

## لودیانہ

شہر میں بخار نے واویلا مچا رکھا ہے کوئی گھر نہیں جسمیں بخار نہ ہو ہفتہ گذشتہ میں اسقدر زور نہیں تھا جیسا کہ ہفتہ حال میں ہوگیا ہے - ہمارے مشن پریس میں بھی آجکل یہہ بخار بہت ہرج کر رہا ہے اور چند کارپرداز بیمار ہیں - اسسٹنٹ سپرنڈنٹ بیمار ہے و قایع نگار بھی بخار میں گرفتار ہے +

ہفتہ گذشتہ میں ہمنے لکھا تھا کہ اگر حضور صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر شہر میں کچھہ ادویات کا بندوبست کریں تو خوب ہو چنانچہ ہفتہ حال میں صاحب موصوف نے نہایت ہی عمدہ انتظام کر دیا ہے یعنے باآواز دھل منادی کرادی ہے کہ دو گاڑیاں شہر میں پھرا کریں گی اور اُنکے ساتھہ دو ڈاکٹر ہیں جس محلہ میں گاڑی جاویگی تالی کی آواز سے اطلاع دیجائے گی جس کسیکو دوا کی خواہش ہو وہ لیلوے +

اسیطرح ایک اور درخواست صاحب ممدوح سے کی گئی تھی کہ تالاب کا پانی بدبودار ہوگیا ہے نکلوایا جاوے تو اچھا ہے چنانچہ پانی نکلوایا جاتا ہے اب انکو جو یہہ کہتے ہیں کہ میاں اخبار کی باتوں کو صاحب ڈپٹی کمشنر کب خیال میں لاتے ہیں دیکھنا چاہئے کہ یہہ باتیں اخبار کے ذریعہ سے ہوئیں یا اور وسیلہ سے مگر کہنے والے بھی اپنی دانست میں سچ کہتے ہیں کیونکہ ہم نے جھوٹی وکالت کر کے کشتی کو پار نہیں کر دیا - جو معاملہ صاف اور عیاں ہے اُس میں کسیکا چارہ نہیں +

---

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری گیلسنو صاحب کے اہتمام سے چھپا